سوال

(105)مال زکوٰۃ اورمذہبی مدرسے ۔

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کیا فرماتے ہیں، علماء کرام وماہر قرقان اس مسئلہ میں کہ ایک مدرسہ اسلامیہ اخروی فائدہ کےلیے جاری کیا گیا ہے، جس میں قرآن وحدیث نبوی اور دینیات پڑھایا جاتا ہے، اور آمدنی فقط زکوٰۃ وصدقۃ الفطر وقربانی کی کھالیں، مہتمم مدرستہ لوگوں سے لیتا ہے، (تاکہ غریب طلبہ ومساکین کےلیے اکل وشرب ولباس ودیگر ضروریات مدرسہ میں لگائے) جائز ہے یا نہیں؟ ایک شخص اسے حرام کہتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

وبا اللهِ التوفیق ۔ بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ، ط الحمد بولیه والصلوۃ علی اهلها ۔ مال زکوٰۃ وصدقہ الفطر وجلود اضاحی طلبہ کی خوراک ولباس وکتب میں صرف کرنا حسب الارشاد: اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلۡفُقَرَاء بلا اختلاف جائز ہے، اور بناء مدارس ومساجد میں صرف کرنا نیز جائز ہے،

((لان قوله تعالیٰ فی سبیل الله عام فی الکل فلهٰذه المعنی نقل القفال فی تفسیره عن بعض الفقهاء انهم اجازوا صرف الصدقات الیٰ جمیع وجوه الخیر من تکفین الموتی او بناء الحصون وعمارة المساجد انتهیٰ هذاکۂ فی الکبیر للرازی رحمة الله علیه تحت آیة الصدقات))

رہا مہتمم ومنتظم مدرسہ اگروہ بھی فقیر ومحتاج ہے، تولاریب مستحقو زکوٰۃ ہے، غنی ہے توزکوٰۃ کا حق دار نہیں، ہاں مہتمم اگر اغنیاء سے مال زکوٰۃ اپنی جدوجہد سے خود فراہم کرتا ہے، گردو نواع میں دورہ کرتا ہے، سفر کی صعوبت وتکلیف برداشت کرتا ہے ۔ توبصیغہ وَالۡعَامِلِینَ عَلَیۡهَا بقدر اجرت معروفہ مال زکوٰۃ سے مشاہرہ حاصل کرسکتا ہے ۔

((فقیرا کان اواغنیا کذافی جامع البیان وفی جامع البخاری ویذکر عن ابن عباس یعتق من زکوٰة ماله ویعطی فی الحج وقال الحسن ان اشتری اباهٗ من الزکوة جاز ثم تلا انما الصَّدَقَاتُ لِلۡفُقَرَاء الایة فی ایها اعطیت اجزات))

مذکورۃ الصدر اقوال وروایات سے ثابت ہوتا ہے نہ کہ مال زکوٰۃ طلبہ کی خوراک پوشاک پر صرف کرنا بہرحال جائز بلکہ مستحسن ہے اب کسی کے اقوال چنیں وچناں کی کوئی حقیقت نہیں ایسے شخص کو بدظنی وبدگمانی سے اجتناب پرہیز کرنا ضروری ہے ۔

((هذا ما ظهرلی والحق عند الله العلیم والکریم وهاانا العبد القصوری الدعوا بمحمد حیات تجاوز الله تعالیٰ عن تقصیراته))

نمبر ۱: الجواب صحیحٌ والمجیب مصیب: مولانا عبدالقدیر عفاء الله عنه مدرس مدرسہ رحمانیہ کہنہ

نمبر ۲: الجواب صوابٌ: (مولانا) محمد مدرس مدرسہ محمدیہ عربیہ واڈیٹر اخبار محمدی اجمیری درازہ دہلی

نمبر ۳: مذکوہر بالا فتویٰ نہایت صحیح ہے ۔ مولانا شیر محمد خان صوفی مہتمم مدرسہ رحمانیہ ومبلغ جمیعۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ ۔

نمبر۴: الجواب المذکور صحیح: (مولانا) غلام اکبر عفی اللہ عنہ کہلوی

نمبر۵ : فتویٰ مذکورہ بالاازروئے دلائل کے بہت صحیح ہے۔ چنانچہ کتب تفاسیر و شروح احادیث کی عبارت درج ذیل ہے۔

((قولہ لِلْفُقَرَاءِ وہم فقراء المہاجرین کانوانحوار بعمائتہ رجل لم یکن لہم بالمدینۃ مساکین ولاعشائر وکانوایاؤون الیٰ صفتہ فی المسجد یتعلمون القرآن باللیل ویرضخون النویٰ بالنہار وکانوایخرجون فی کل سریتہ یبعثہا رسول اللہ ﷺ وہم اصحاب الصفۃ فحث اللہ تعالیٰ الناس علی مواساتہم الخ))

(خازن، ص ۲۲۷ جلد ا س ۲۴۹ مطبوعہ مصر)

((قولہ دوالعامل علیہا والحدیث وافادحدیث الباب حلہا للعامل علیہا وان کان غنیاً لانہ یاخذاجرۃ علیٰ عملہ لالفقرہ وکذالک من اشتراہا بمالہ فانہا قدوافقت مصرفہا وصارت ملکاًلہ فاذا باعہا فقد باع مالیس بزکوۃ حین البیع بل ماہوملک لہ وکذالک الغارم تحل لہ وان کان غنیاً وکذالک الغازی یحل لہ ان یتجہز من الزکوۃ وان کان غنیاً لانہ ساع فی سبیل اللہ قال الشارع ویلحق بہ من کان قائماً بمصلحۃ عامۃ من مصالح المسلمین کالقضاء والافتاء والتدریس وان کان غنیاً))

((وادخل ابوعبید من کان فی مصلحۃ عامۃ فی العاملین واشارالیہ البخاری حیث قال (باب رزق الحاکم والعاملین علیہا) واراد بالرزق مایرزقہ الامام من بیت المال لم یقول بمصالح المسلمین کا القضاء والقتیاء والتدریس، فلہ الاخذمن الزکوۃ فیمایقوم بہ مدۃ القیام بالمصلحۃ وان کان غنیاً))

((قال الطبری انہ ذہب الجمہورالیٰ جوازاخذالقاضی الاجرۃ علی الحکم لانہ یشغلہ الحکم عن القیام بمصالحہ غیر ان طائفۃ من السلف کرہواذالک ولم کرموہٗ وقالت طائفۃ اخذالرزق علی القضاء ان کانت جہۃ الاخذ من الحلال کان جائزاً اجماعاً ومن ترکہ فانما ترکہ تورعاً الخ ص ۲۰۰ ج ۴ سبل السلام) وعن ام عطیۃ الانصاریۃ قالت دخل النبی ﷺ علی عائشۃ فقال ہل عندکم شئی فقالت لاالاشئی بعثت بہ الینا نسیبۃ من الشاۃ التی البعث لہا من الصدقۃ فقال انہا قد بلغت محلہا) وعن انس رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ اتی بلحم تصدق بہ علی بریرۃ فقال ہوعلیہا صدقۃ وہولنا ہدیۃ الحدیث ص ۵۵ جلد۶ فتح الباری))

پس دلائل مذکورہ واقوال فقہاء ومحدثین سے یہ امر واضح طور سے ثابت ہوگیا کہ مال زکوۃ وصدقۃ الفطر وغیرہ جب محل اپنے میں پہنچ جاتا ہے، تو وہ مال حکم زکوۃ میں سے نکل کر مال مملوک کا حکم رکھتا ہے، جیساکہ بخاری کی حدیث بریرہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک روز گھر میں آکر عائشہ رضی اللہ عنہ سے کوئی کھانے کی چیز دریافت کی تو جواب دیا کہ نہیں ہے سوائے اس گوشت کے جو بریرہ کو زکوۃ کی بکری کا بھیجا گیا ہے، تب آپ نے فرمایا کہ یہ صدقہ بریرہ پر زکوۃ ہے، اور ہمارے لیے اس گوشت کا کھانا بطور تحفہ ہے۔

الغرض مال زکوۃ وصدقۃ الفطر وغیرہ دینی علم پڑھنے والوں پر مدرسوں میں خرچ کرنا جائز بلکہ افضل ہے۔ پس بعد از تملیک مال زکوۃ سے تعمیر دینی مدارس وغیرہ بھی جائز ہے۔

((ہذاماارشدواتضح لی من الکتاب والسنۃ وایضاح الصدق والہدیٰ علی الانسان من اللہ ذی الفضل والاحسان))

(عبدالرحمن حنفی بری)

حنفیہ کے نزدیک اموال زکوۃ کے خرچ کرنے میں تملیک بغیر عوض ضروری ہے پس اموال زکوۃ طلبہ مساکین کے لباس وخوراک وکتب وغیرہ کے صرف میں تملیکاًخرچ کرنا بالاتفاق جائز ہے، البتہ بناء مدرسہ یا تنخواہ مدرسین میں براہ راست خرچ کرنا حنفیہ کے نزدیک بھی جائز نہیں۔ لیکن مہتمم اگر انہیں روپیہ کی کسی مسکین سے تملیک کرکے خرچ کرلے۔ تو پھر حنفیہ کے نزدیک بھی جائز ہوگا۔ ہاں خود مہتمم اگر اپنی تنخواہ میں مال زکوۃ لے تو اس کو بحیثیت عامل ہونے کے جائز ہے، اگرچہ غنی ہو اگر خود مسکین ہو صاحب نصاب نہ ہو تو اس کی تملیک بھی اہل زکوۃ کی طرف سے جائز ہوگی اور پھر یہ روپیہ بناء مدرسہ تنخواہ مدرسین میں بھی صرف کرنا جائز ہوگا۔ تعلیم دینی کے بقاکے لیے ایسا کرنا جائز ہے۔

(مولانا) محمد عبدالرحمن تغمدہ بالعفووالغفران الحنیفی المحمدی مذہباً وابدیٰ وطنا ۲۶ ذیقعدہ ۴۸۵ھ

مولانا مفتی محمد کفایت اللہ غفرلہٗ مدرسہ امینہ دہلی مہر درسہ

الجواب صحیح والحق ان یتبع: محمد میاں محمد حنفی عنہ مدرس مدرسۃ العلوم المعروف بمدرسہ حسین بخش دہلی

الجواب صحیح: مولوی عبدالقدیر مدرس مدرسہ ریاض العلوم محلہ مچھلی والا دہلی۔

جواب درست ہے: مولانا عبدالرحمن عفی عنہ مدرس فتح پوری دہلی

ہذا الجواب صحیح: مولانا محمد شفیع عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب دہلی۔

ہذاجواب صحیح: مولانا عبدالشکور دیوبندی عفی عنہ دہلی

الجواب صحیح: مولانا ضیاء الحق عفی عنہٗ مدرسہ امینیہ دہلی

ہذاجواب صحیح : مولانا عبدالشکور دیوبندی عفی عنہ دہلی

الجواب صحیح : مولانا ضیاء الحق عفی عنہٗ مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح : مولانا سکندر الدین عفی عنہ دہلی

اموال زکوٰۃ طلبہ مسکین کی خوراک ولباس میں بطریق تملیک درست ہے البتہ تنخواہوں میں درست نہیں نہ مدرسین کی تنخواہ میں نہ مہتمم مال کی تنخواہ میں۔ البتہ بعد تملیک درست ہو گا۔ واللہ اعلم۔

مولانا ضیاء اللہ عفی عنہ مفتی مدرسہ مظاہر العلوم سہار نپور۔ ماقال مفتی محمد کفایت اللہ صاحب حق صحیح صریح۔ (مولانا) مسعود احمد عفی عنہ ۲۳۴۸ھ دار لعلوم : دیوبند

ہذا الجواب صحیح : مولانا عبدالوہاب عفی عنہ حنفی مدرسہ مولوی عبد الوہوب دہلی۔ جواب صحیح ہے صرف تنخواہ مہتمم مال زکوٰۃ سے محل تامل ہے۔ مولانا اشفاق الرحمن مدرس فتح پوری دہلی

الجواب صحیح : مولانا عبداللہ مدرس مدرسہ ریاض العلوم مچھلی والا دہلی۔ الجواب صحیح : مولانا محمد حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ حنفی دہلی

الجواب صحیح مولانا محمد عبدالمالک عفی عنہ حنفی مدرس مدرسہ نعمانیہ دہلی۔ الجواب صحیح الصواب : مولانا شاہ محمد الطاف الرحمان فاروقی حنفی بانی مدرستہ نعمانیہ دہلی

الجواب صحیح مولانا سید عبدالمجید مہتمم مدرسہ نعمانیہ حنفیہ عربیہ مہر مدرسہ ہذا۔ الجواب صحیح : مولانا عبدا لجلیل مدرس مدرسہ نعمانیہ، دہلی

الجواب صحیح : مولانا محمد اسحاق عفی عنہ حنفی مدرس مدرسہ حسینہ دہلی۔ الجواب صحیح : مولانا عبدالغفار مہتمم مدرسہ یعقوبیہ دہلی

الجواب لاخیر صحیح : مولانا محمد یحییٰ عفی عنہ حنفی الذہب مدرس مدرسہ حسینیہ دہلی۔ مولینا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا جواب صحیح ہے۔ مولینا محمد شرف اللہ الدرس مدرسہ شاہی فتح پوری دہلی

مفتی کفایت اللہ صاحب کا جواب ماصواب ہے۔ مولینا سلطان محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔

مفتی کفایت اللہ صاحب کا جواب صحیح ہے۔ حررہ علم الدین حصاروی سوزی ہجرانوی

طلبہ مساکین کی خوراک ولباس میں زرزکوٰہ وصدقۃ الفطر بغیر تملیک کے جائز ہے البتہ تنخواہ مدرسین وکفن میت وبناء مسجد ومدارس میں بغیر تملیک جائز نہیں، بعد تملیک کے جائز ہے مولانا نور الحسن عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی حضرت مولانا مولوی کفایت اللہ صاحب مہتمم ومدرس اول مدرسہ اینہ مدظلہٗ نے جو جواب تحریر فرمایا ہے یہی صحیح ہے اس جواب میں جن حضرات نے تملیک کی شرط کو تکلف کہا ہے یا غیر ضروری قرار دیا ہے وہ مسلک حنفیہ کے مخالف ہیں۔

مولانا محمد اعزاز علی مدرس دارالعلوم دیوبند

قربانی کی کھال بجنسہٖ طالب علم کی ملک کر دی جائے تو اب اس کو اختیار ہے کہ اس کو بیچ کر استعمال کرے، یا اس کو بجنسہٖ استعمال کرے اور جب اس کو طالب علم کی ملک کر دیا گیا تو اس کے بعد مہتمم مدرسہ کا اس کھال کو اس سے مدرسہ کے لیے لینا درست نہیں، کیونکہ وہ خوشی سے نہ دے گا۔ محض شرم وحیا سے دے گا اور حدیث میں ہے ((الالایحل مال امرء مسلم الابطیب نفس منہ)) اور زکوٰۃ وصدقہ فطر وقربانی کی کھال کا مصرف سب سے بہتر طلبہ علم دین ہیں بشرطیکہ اہل قرابت میں کوئی مصرف نہ ہو یا ہو اور ان کی امداد کی زیادہ محتاج نہ ہو ورنہ قربت اولیٰ ہے۔ اور جو شخص زکوٰۃ وصدقہ کے صرف کرنے کو طلبہ پر حرام کہے وہ غلط کہتا ہے اس کے پاس اس قول کی کوئی دلیل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مولانا محمد ظفر احمد منجانب مفتی مولانا شاہ محمد اشرف علی حکیم الامت تھانہ بھون خانقاہ امدادیہ ضلع مظفر نگر یکم ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ

جواب : ... مذکورہ بالا مطابق قرآن وحدیث اور فقہ مجتہدین کے نہایت صحیح ہے اور انکار کرنا اور لوگوں کے دلوں میں خلل ڈالنا کار خیر میں شیطانیت اور گمراہی ہے۔

مولانا مولوی عبدالرزاق عفی عن کان اللہ لہٗ صدر مدرس مدرسہ حنفیہ ریاض العلوم شہر دہلی (مہر مدرسہ ریاض العلوم دہلی)

جواب : ... مجیب اول کا صحیح ہے۔ تملیک کی شرط قرآن وحدیث کی تصریحات سے ثابت نہیں اور یہی مسلک اہل حدیث کا ہے۔ ہاں احناف کے نزدیک شرط ہے سو مفتی صاحب کے جواب سے اس کی تطبیق وتوجیہ ہو سکتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ مدرسہ میں زکوٰۃ کا صرف کرنا بلا شبہ جائز ہے۔ جو بوجہ وسوسہ منع کرے وہ بے خبر ہے اس کی پروا نہ کی جائے۔

(مولانا) ابو سعید محمد شرف الدین صاحب صدر مدرس مدرسہ میاں صاحب مرحوم دہلی۔

بے شک مجیب اول کا جواب مطابق قرآن وحدیث کے ہے، اسی کو درست جاننا چاہیے باقی سب تکلفات ہیں مال زکوٰۃ جملہ امور خیر میں صرف ہو سکتا ہے فی سبیل اللہ آیت قرآنی کا عام ہے اس کا مخصص کوئی آیت یا حدیث نہیں لہٰذا مدارس دینیہ کا اجراء مال زکوٰۃ سے کیا جائے اور طلبا واساتذہ پر بے تامل خرچ کیا جائے۔ شخص مذکور فی السوال مفسد معلوم ہوتا

ہے۔ اس کے دھوکے سے لوگوں کو بچنا چاہیے۔ واللہ اعلم۔

(مولانا) ابوزبیر محمد یونس غفرلہ مدرس مدرسہ میاں صاحب دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد!

اموال زکوٰۃ وصدقہ فطر کے قربانی کی کھال وصدقات نفلی ہر ایک کو مدارس دینیہ وکتب دینیہ وتجہیز موتی وقبور وغیرہ امور خیر میں صرف کرنا درست ہے۔ طلبہ کو کھانا وضروریات لباس وغیرہ میں صرف کرنا درست ہے۔ اگر ضرورت پڑے تو تعمیر مساجد میں صرف کرنا درست ہے۔ اس امر پر یہ آیت دلیل ہے۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِیْلِ (التوبہ: ٦٠)

فی سبیل اللہ عام ہے۔ جس سے دین الٰہی وذکر الٰہی کی ترقی ہو۔ کل وجوہ میں صرف کرنا درست ہے حج وعمرہ کو رسول اللہ ﷺ نے فی سبیل اللہ فرمایا ہے۔ حج عمرہ بھی اموال زکوٰۃ سے کرانا درست ہے اور جو علماء تبلیغ شریعت کرتے ہیں یا درس وتدریس میں مصروف ہیں زکوٰۃ سے ان لوگوں کی خدمت کی جائے درست ہے۔ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ میں لام تملیک لینا بے سند ہے۔ لام کے اکیس بائس معنی آتے ہیں، لام استحقاق کے لیے بھی آتا ہے۔ اور لام بمعنی فی بھی آتا ہے۔ اور لام یہاں کا بھی آتا ہے نہ تملیک۔ حافظ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں۔

((وفی مصیر منه الی ان اللام وفی قوله للفقراء لبیان المصرف لا للتملیک)) (فتح الباری جلد ا ص ۴۳)

مجیب اول کا جواب صحیح ہے۔ (حررہ مولانا) احمد اللہ غفرلہٗ مدرس مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی ۴۸۔ ۱۱۔ ۲۹

خلاصہ:... فتاویٰ علماء دین کا یہ ہے کہ مال زکوٰۃ کے روپے سے اسلامی مدرسہ قائم کرنا اور مسجد وغیرہ تیار کرنا اور طلبہ کی کتابوں اور کپڑے خوراک وغیرہ میں مال زکوٰۃ کا خرچ کرنا جائز ہے طلباء اپنی زکوٰۃ اپنی ملکیت میں لے کر خود صرف کریں یا کوئی مہتمم مدرسہ وصاحب زکوٰہ مال زکوٰۃ کو طلبہ کی طرف سے صرف کرے دونوں طرح زکوٰۃ کا مدرسہ وغیرہ میں مال زکوٰۃ خرچ کرنا جائز ہے طلباء مال زکوٰۃ اپنی ملکیت میں لے کر خود صرف کریں یا کوئی مہتمم مدرسہ وصاحب زکوٰۃ مال زکوٰۃ کو طلبہ کی طرف سے صرف کرے، دونوں طرح زکوٰۃ کا مدرسہ وغیرہ میں صرف کرنا۔ بالاتفاق سب کے نزدیک جائز ودرست ہے۔ کہ جیسا کہ حنفی واہل حدیث کے مفتی علماء نے اپنے مذکورہ بالا افتاؤں میں کھلم کھلا اور خلاصہ طور پر لکھ دیا ہے۔ الغرض زکوٰۃ وصدقۃ الفطر وغیرہ کے مال سے مدرسہ بنانا اور طلبہ کی ہر ایک ((لابدّ)) ضروریات میں صرف کرنا قرآن وحدیث وفقہ یعنی شریعت سے افضل وبہتر ثابت ہو چکا ہے اور اب جو ہے اب جو شخص اپن جہالت ونادانی کی وجہ سے لوگوں کو کہے کہ مال زکوٰۃ مدرسہ میں طلباء کو دینا یا مال زکوٰۃ سے مدرسہ بنانا حرام وناجائز ہے۔ وہ جھوٹا اور علم دین سے بے خبر وجاہل ہے۔ اس کو اپنی ہٹ دھرمی وسینہ زوری سے توبہ کر کے خدائے قدوس غفور ورحیم کے دربار عالی میں دست بستہ کھڑے ہو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگنی واجب وضروری ہے۔

نور محمد پنجابی شاگرد مولانا مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ رائیکوٹ ضلع لدھیانہ

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 7 ص 215-222

محدث فتویٰ